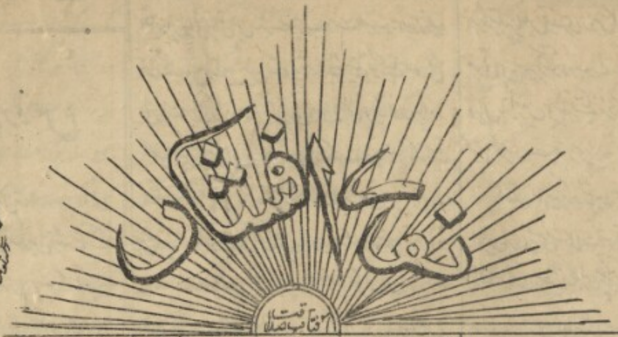






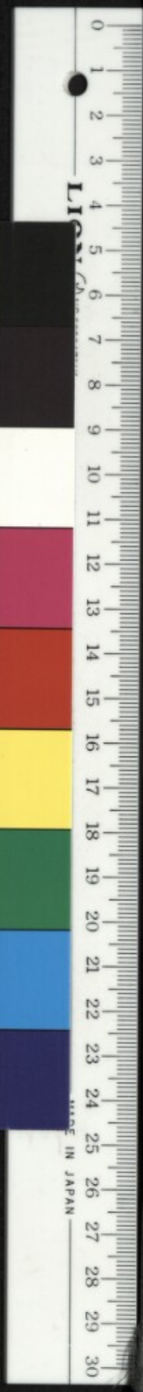
حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۹ جلد ۱۳ | لودیانہ ۱۶ جولائی ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

جنگی خبریں آجکل بہت ہی کم نکلتی ہیں اور یہہ جو خیال دیسیوں کا ہی کہ سرکار نے خبریں بند کردی ہیں غلط ہی۔ **کشف** الاخبار کے حوالہ سے ایک اخبار میں چھپا ہی کہ فرقہ سارق نے روسیوں کی سازش سے ہرات پر قبضہ کر لیا ہی اِس خبر کی تصدیق تاحال نہیں ہوئی ہی۔ **روسیوں** نے مقام کوئل پرٹ پر قبضہ کر لیا ہی اور اب اُسکی قلعہ بندی کر رہے ہیں۔ **قسطنطنیہ** میں مفسدوں کی شرارت سے ایک واردات آتشزدگی کی واقع ہوئی جسمیں چارسو مکان ایک دم میں جل گئے۔ **وزارت** جدید نے پختہ ارادہ کر لیا ہی کہ اب ہم روس سے ہرگز نہ دبینگے بلکہ اگر اُسنے برخلاف کارروائی کری تو ہم ضرور جنگ کرینگے۔ **سرکار** انگریزی نے سر پیٹر لمسڈن صاحب کو ایک اعلیٰ خطاب دیا ہی۔ **مہدی** کی فوجیں اب شرارتوں میں بادتی کرتی جاتی ہیں اور بذات خود مہدی سلطان روم کی فوج کے پاس اپنی طرف بلانیکے لئے خطوط روانہ کرتا ہی۔ **ڈنگولہ** کو انگریزی فوج نے خالی کر دیا ہی مگر انگریز پھر تجویز کر رہے ہیں کہ ڈنگولا میں ضرور فوج رکھنی واجب ہی۔ **مقام** کریت کی رعایا نے سلطان روم سے بغاوت کر کے اپنا حاکم آپ تجویز کر لیا ہی۔ کسالہ علاقہ مصر کی محصور سپاہ نے غلہ سے تنگ آکر مہدی سے سازش کر لی ہی۔ **بدخشاں** کے فساد کی خبر تصدیق ہو گئی ہی اور وہاں ابھی تک امن کی کوئی صورت نہیں ہی۔ **اسٹریا** میں منادی ہو گئی ہی کہ آیندہ سے کوئی سوداگر ہندوستان میں مچھلی نہ لیجاوے۔ **برسلز** کا ایک اخبار خبر دیتا ہی کہ ملک ابی سینا یعنے حبش نے اٹلی اور انگلستان کی بالادستی سے تنگ آکر سلطنت روس سے حمایت طلب کی ہی۔ **سیگون** سے خبر آئی ہی کہ جنرل ڈی کورسی صاحب نے حکم دیا ہی کہ انام میں جو فوج مقیم ہی اُس کے ہتھیار چھین لئے جاویں۔

لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تجویز کری ہی کہ جس جگہ سے مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب نے روسیوں سے خط و کتابت کا سلسلہ بند کیا تھا وہاں سے پھر شروع کیا جاوے۔ **بمبئی** کی نمائشگاہ کو سرکار نے امداد دینے سے انکار کیا اور بیان کیا کہ اسوقت روپیہ کی اشد ضرورت ہی اِسلئے نمائشگاہ کو ملتوی کیا جاوے۔ **سوڈان** کے خالی کر دینے کی بابت بھی خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوا ہی اور سرکار چاہتی ہی کہ امن کے ساتھ سوڈان کو بھی خالی کر دیا جاوے۔ **روس** نے ابھی سے وزارت جدید پر انگلستان میں طرح طرح کی کارروائیاں جاری کر رکھی ہیں۔ **متھرا** کے بندروں کی نسبت سرکاری حکم ہوا ہی کہ انکو متھرا سے نکالکر سردوار کی طرف روانہ کیا جاوے۔ **مہدی** کاذب نے اپنے پرجوش خطوط ایران میں روانہ کرے ہیں۔ **فرانس** والوں پر سیگون کی فوج نے زبردست حملہ کیا ہی۔ **راولپنڈی** میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوئے لگا تھا مگر خیریت گزری +



نور افشاں

سنگدلی حاکمانِ روس

نمبر ۵

سیبیریا ایک ہولناک ملک ہے۔ اُسکی شمالی اور درمیانی اطراف میں بارہ مہینے برابر برف پڑا رہتا ہے۔ وہ وسط میں فرنگستان کے برابر ہے تو بھی اُسکے باشندگان ۳ لاکھ سے زیادہ نہونگے۔ انمیں سے اکثر شکار کرکے اپنی گذران کرتے ہیں۔ اگر اُن جانداروں کا احوال جو وہاں پائے جاتے ہیں ہم بیان کریں تو اسکا سمجھنا فائدہ سے خالی نہوگا۔ بنی آدم جو وہاں رہتے صاف وحشی ہیں۔ اور علم ہنر سے بالکل ناواقف ہیں۔ اِس ملک کی جنوبی اطراف میں جہاں سردی کم پڑتی بعض رعایا گھریلے جانور خاص کرکے گھوڑوں کو پالتے ہیں۔ جنگلی جانوروں میں سے جو وہاں پائے جاتے ہیں سمور سب سے قیمتی ہے بعد اُسکے وہ ہے جسکی کھال قاقم نام سے مشہور ہے پھر ایک طرحکا اُود بلاؤ ہے جسے اہل فرنگ بیور کہتے ہیں اور سنجاب اور بھیڑیا اور لومڑی اور گلہری اور ریچھ اور کئی قسم ہرن کے ہیں۔ اِن سب جانوروں کی کھالیں قیمتی سمجھی جاتیں اور اِسی لحاظ سے انکا شکار ہوتا ہے۔ اِنکے سوائے جنگلی خرگوش وغیرہ کثرت سے ہیں جنکو بعض جانور اور بنی آدم شکار کرتے ہیں۔ اور کھالیتے ہیں۔ اقسام اقسام کی چڑیاں وہاں بہت ہیں یعنی بط راج ہنس چکور تیتر وغیرہ مگر انکے شکار میں کم فائدہ ہوتا ہے اِس باعث یہہ اکثر کم مارے جاتے ہیں۔ دریاؤں میں طرح طرح کی مچھلیاں بہتایت سے ہیں جو کھانے میں زیادہ لذیذ ہوتی ہیں۔ رینگنے والے جانور بہت تھوڑے ہیں فقط مینڈک اور کنکھجورا جو سب جگہہ ملتے ہیں جاڑے میں سردی زمین کی سطح کے ۲ فٹ نیچے تک تاثیر کرتی ہے۔ اور گرمی میں دھوپ اتنی دور تک نہیں پہنچتی اِس باعث ایسے جانور جو مٹی میں رہتے ہیں بہت نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن گرمی کے ایام میں مچھر بیشمار ہوتے ہیں اور یہہ انسان اور حیوان دونوں کی اذیت کے باعث ہیں۔

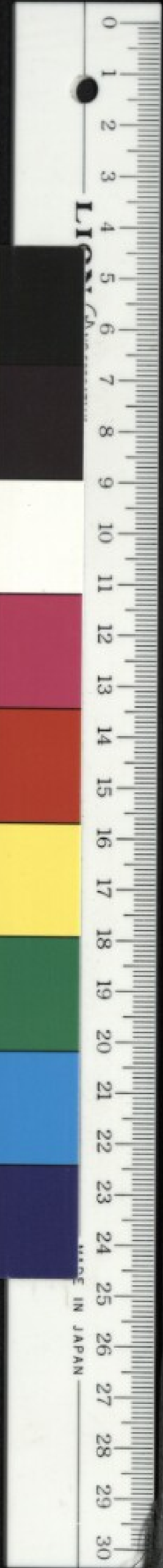
نباتات جو اُس ملک میں ہوتی ہیں فقط وہی ہیں جو سرد اقلیم میں پائی جاتی ہیں۔ بڑے بڑے درخت صنوبر۔ دیودار وغیرہ اقسام کے وہاں ہوتے ہیں جن کے پتے لمبے پتلے نوکیلے سوئی کی مانند ہیں اور کئی ایکطرح کی کائی و سوار بھی جو چٹانوں پر اور کبھی زمین پر جمتی ہیں۔ بعض جگہہ میں بکثرت سے ہوتی ہیں کہ زمین اُنکے باعث غفس اور غالیچہ کی مانند معلوم ہوتی ہے لیکن وہاں بھی جیسے کہ اور ملکوں میں کبھی کبھی زمین پر دوسار رستے جو پتوں اور برف سے ظاہرا بھری رہیں کہ جب کسیکا پاؤں اِن میں پڑے تو فوراً دھس جاتا اور بیچارہ مسافر منہہ کے بل گر پڑتا ہے۔ انمیں پتے جو سڑ جاتے تو انسے ایک بُری ہوا پیدا ہوتی ہے جو انسان کی طبیعت میں خلل کرتی ہے۔

اِس زمانہ میں سیبیریا کی سرزمین ایک ہولناک موت کے موافق جگہہ ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے پر اگلے زمانہ میں اُسکی آب و ہوا نہایت اچھی تھی۔ ایک کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ طوفان کے وقت بارش اور سمندر کا پانی زمین پر بہت بڑھ گیا تھا اِسلئے اُن دنوں میں موسموں کی بڑی تبدیلیاں ہوگئی ہونگی جیسا کہ سیبیریا کے حال سے ثابت ہو سکتا ہے۔ شروع میں ہندوستان کیطرح گرمی سیبیریا میں بھی زیادہ تھی چنانچہ اُس کی مٹی میں بہت سے کھوپڑیاں ہاتھی اور گینڈے کی ہڈیاں گڑی ہوئی پائی جاتی ہیں بلکہ وہاں کے لوگ ہاتھی دانت کو نکال نکال کے فروخت کرتے ہیں۔ کئی برس ہوئے کہ ایک بھاری ہاتھی لینا ندی کی تھاہ میں ملا تھا جسکی کھال اور ہڈیاں دارالسلطنت پیٹرزبرگ کے عجائب خانہ میں ابتک موجود ہیں۔ باوجودیکہ سیکڑوں برس زمین میں رہا ہوگا لیکن سردی کے باعث اُسکا گوشت ایسا تازہ تھا کہ وہاں کے کتوں نے اُسے شوق سے کھایا اُس ہاتھی کے ایک فٹ لمبے بال تھے جس سے معلوم ہوا کہ اگلے زمانہ میں ایسے جانور بھی سیبیریا میں تھے جیسے کہ ہندوستان میں بالفعل پائے جاتے ہیں۔

سیبیریا میں سونا چاندی اور تانبوں کی ایک اچھی اچھی کانیں ہیں جنمیں وہانکے اسیر کھود کے دھات نکالتے ہیں۔ ہم لوگو نہیں قیدی کو کچھہ کام کرتے پڑتا نہیں کہ موافق سرکاری خرچکے ہو مگر سیبیریا میں قیصری روس کو اسیروں کی محنت سے بڑی آمدنی ہوتی ہے اسیروں کو خود سونے سے کچھہ فائدہ نہیں اِسلئے کہ وہاں بازار نہیں ہیں بلکہ اُنکے نزدیک ایک ٹکڑا لوہے کا سونے کے کئی ٹکڑوں سے بہتر ہے۔

قصہ کوتاہ اسیر گورنر سیبیریا میں دور اطراف تک پہنچائے گئے راہ میں بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں اور اُنہوں نے بڑی تکلیفیں بھی اُٹھائیں کچھ دور سلیج گاڑی پر چڑھکے سفر کیا اور جبکہ گاڑی کے جانیکی راہ نہ ملی تب پیدل چلنا پڑا۔ اب بے راہ ہوگئے اور سپاہی بھی جو اُنکے ہمراہ تھے ملک کو نہیں جانتے تھے تو بھی ہر روز اُنکو سفر کرنا پڑا آخرکار رومینیوں کو یہہ گمان ہوا کہ ہم سے دغابازی کرتے ہیں کیونکہ گورنر کے حکم پر نہیں بلکہ اپنی مرضی پر خیالاً ہمکو لئے جاتے۔ ایک دریا پر پہنچے تھے اور ایک بن میں جو کنارے پر موجود تھا داخل ہونے کو تھے کہ رومینیوں نے اپنا بوجھہ زمین پر گراکے کہا کہ ہم آگے نہیں جائینگے سپاہی نہایت غصہ ہوکے اپنی تلوار کھینچنے پر مستعد ہوا کہ رومینیو نے اُسپر یکایک حملہ کرکے ایک گھونسے سے اُسے گرا دیا تھا اور اسیر یہہ حال دیکھکے نہایت خوفناک ہوئے اسیر کہ وہ اُسپر حملہ کرنے پر بالعوض سپاہی کے اُسنے گھٹنے ٹیک کے معافی مانگی اسپر سب اسیروں نے بھی ہمت باندھی اور اُسی جگہہ رہنے کا اپنا ارادہ ظاہر کیا وہ جگہہ اور جگہوں کی نسبت اچھی تھی اُس دریا کی دونوں طرف اچھے بن تھے اور برف کم تھا اور اسیر خیال کرنے سے معلوم ہوا کہ بہت سے جانور بن میں موجود ہیں پھر ایک چشمہ بھی تھا جسکا پانی نیم گرم اور نہایت میٹھا تھا۔

رومینیو نے سپاہی سے پوچھا کہ یہہ جگہہ کیسی ہے جو اُسنے جواب دیا کہ بہت اچھی ہے پھر اُس نے گذارش کی کہ ایک گھر بنانے کے واسطے میں کچھہ دن تک مدد کرتا رہونگا۔ باقی آئندہ



مضامین

انجمن انسدادِ مسکرات سہارنپور کی کارروائی

ہر ایک صاحبان ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ بتاریخ ۲۰ ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء کو پادری ویری صاحب نے جو آجکل مدرسہ علم الٰہی سہارنپور میں اُستاد ہیں نہایت کوشش سے انجمن انسداد مسکرات کو قایم کیا اِسلئے کہ جو جو صاحبان عیسائیوں میں کسی قسم کے نشہ کو استعمال کرتے ہیں تو انجمن میں شریک ہوکر ہر قسم کے نشہ والی چیزوں سے باز رہیں اور نہ صرف آپ ہی نشہ سے باز رہیں بلکہ اوروں کو بھی جو نشہ والی چیزوں کو استعمال میں لاتے ہیں روکنے کے لئے کوشش کریں اور ایک نیلہ فیتہ اپنے بائیں طرف سینہ پر ہمیشہ لگاتے رہیں۔ جب اس جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تو تمام جلسہ کی یہہ رائے ہوئی کہ اُس میں عہدہ دار بھی مقرر ہوں جنکی معرفت کارروائی انجمن کی ہوتی رہے اور اسی رائے کے مطابق پادری ویری صاحب میر مجلس چنے گئے جن کے آگے ماہواری کارروائی انجمن کی پیش ہوتی ہے اور نایب میر مجلس کے ہی بی لکار ہیڈ ماسٹر مشن سکول سہارنپور اور مہر پادری کے ڈبلیو جی ولی جو ماہواری کارروائی میر مجلس صاحب کے روبرو پیش کرتے ہیں اور مسٹر سموایل ہنیری خزانچی جنکے پاس ماہواری چندہ وغیرہ اشیاء متعلقہ انجمن کا جمع رہتا ہے۔ مقرر ہوئے مشکار انجمن جنکا نام درج رجسٹر ہے (۵۷) آج تک اور ہوگئے ہیں اور آیندہ کو امید ہے کہ اور بھی ترقی ہوگی اور اس انجمن میں بعضے اشخاص تو ایسے شامل ہوئے ہیں جنہوں نے کبھی نشہ کی صورت کو بھی نہ دیکھا ہوگا اور بعضے تو ایسے تھے جو افیون وغیرہ کھاتے پیتے تھے مگر شکر ہے خداوند مسیح کا کہ ایسے شخصوں نے جلسہ میں شریک ہوکر پھر نشہ کا نام نہیں لیا۔ اگر کوئی کہے کہ نشہ سے ایک دم کوئی کنارہ نہیں کرسکتا۔ تو اُسکے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہہ مسیح پر ایمان لانے کا نشان ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ روح القدس سے غسل پاتا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہہ جلسہ ماہواری ہوتا ہے اور روویا مین صاحب لکچر بھی سُناتے ہیں بشرطیکہ جنکو میر مجلس صاحب مقرر کریں اور پیشتر اس سے کہ کارروائی انجمن کی شروع ہو مختصر طور پر دعا اور ایک گیت گاکر کام شروع کیا جاتا ہے۔ اور کارروائی ختم ہونے کے بعد بھی دعا کے ساتھ انجمن کو برخاست کیا جاتا ہے۔ اب میں سب کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ آپ صاحب بھی ایسے کام کے لئے دل وجان سے کوشش کریں جیسا کہ پادری صاحب موصوف نے کوشش کرکے بہتوں کی جان کو گناہ سے بچایا سو آپ بھی ایسے کام میں خدا کے فضل کے اوپر تکیہ کرکے جہاں تک ہوسکے زور لگاؤ اور آرام سے نہ بیٹھو کیونکہ آپ لوگوں کے اوپر یہہ فرض ہے جیسا کہ جسمانی پرورش میں آپ ہر ایک کی مدد کرتے ہو ویسا ہی اُنکی روحانی پرورش میں بھی مدد کرنا آپ کا فرض ہے۔ کیونکہ آپ سب خداوند کی طرف سے مقرر کئے گئے ہو تاکہ بہتوں کی جانوں کو گناہوں سے بچاؤ اِسواسطے آپ کو چاہیے کہ ایسے کاموں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ کمزوریوں میں زور بخشتا ہے کیونکہ یہہ تمہارا کام ہے ایسے کام کیواسطے خدا نے تمکو بلایا ہے۔ تم اس کام میں ہر طرح سے کوشش کرسکتے ہو اور جو کوئی تم میں سے اس کام کے واسطے لائق ہے یعنے خدا کیطرف سے بخشش اور ملاہٹ رکھتا ہے۔ ایسے اپ کو ایسے کاموں کے لئے تیار کرے مردانہ وار ہوکر زرہ اور دوں کیطرح اپنے خداوند کے کام وفاداری سے بجا لاوے جبکہ وہ سپاہی کہلاتا ہے۔ اسکی جھنڈی کے تلے کھڑا ہوکر شیطان اور اُسکی لشکر ونکے ساتھ لڑائی کرے میں یقین کرتا ہوں کہ وہ کبھی نہ پچھتاویگا بلکہ ستاروں کی مانند ہمیشہ چمکتا رہیگا جو شخص آپکو اس کام کے لئے لایق نہیں جانتا تو وہ موسیٰ کیطرح گھر میں بیٹھا ہوا آنکے لئے جو شیطان سے لڑ رہے ہیں دعا کرے کیونکہ راست باز کی دعا جو گریہ زاری سے کیجاتی ہے وہ بڑی تاثیر رکھتی ہے۔ راست باز کی نسبت خداوند نے فرمایا ہے کہ اُسکا بھلا ہوگا نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آسمان میں بھی بھلا ہوگا جب راست باز عدالت سے بری کئے جاینگے اور اُنکی خدمت کا ذکر فرشتوں اور شریروں کے سامنے جو اُسوقت وہاں حاضر ہونگے ہوچکیگا تب خداوند اُن سے کہیگا آؤ۔ اے میرے باپ کے مبارکو میری بادشاہت میں جو میں نے تمہارے لئے تیار کی ہے داخل ہو اور تب وہ ایک نیا گیت گا وینگے اور کہینگے کہ تو ہی اس لائق ہے کیونکہ تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو مول لیا آپ ذرا سوچو اور غور کرو راست باز کا انجام کیا ہی مبارک ہے پس بیدار اور ہوشیار ہو جاؤ نفس کے گھوڑے کے منہہ میں اعتدال کی لگام دو اور دیکھو اس زندگی کا پیار اور فکر تمہیں نہ پھنساوے خداوند نزدیک ہے جو کچھ تمہارے مالک نے تمہیں دیا ہے اُسکے جلال ظاہر کرنے میں خرچ کرو کیونکہ وہ تم سے حساب لیگا اور اس تمثیل کو یاد کرو جو متی ۲۵ باب ۱۴ آیت میں ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جسقدر دیا جائیگا اُسی قدر حساب لیا جائیگا کاش کہ ہماری موت صادقوں کی سی ہو اور ہمارا انجام نیکوں کا سا ہو۔ فقط۔

راقم

غلام جیلانی عیسائی طالب العلم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

بقیہ سکھ مذہب کی رو سے مکتی یعنے نجات کے اصول از روئے گرنتھ

نجات کا دوسرا اصول جو گرنتھ سے ملتا ہے جپ تپ سنجم دھرم کمانا ہے

جیسا کہ راہ راس آسا محلہ ۵ میں لکھا ہے رہا دوسر انجام لاگ

بھو جل ترن کے حکم در تھا دا تر نگما یا کے جپ تپ سنجم دہرم نہ کمایا۔ سیوہ سادہ نا جانیا۔ ہر ردیا یعنے تیرا جسم یعنے زندگی بے فائدہ ہوگی اگر تو جپ نہ کریگا اور تپ نہ کریگا اور سنجم یعنے اپنے بُرے نفسوں کو نہ ماریگا۔ اور پھر سکھمنی میں لکھا ہے سب گھٹ تیسکے سب تیسکے ٹھاؤ جپ جپ جیوے نانک ہرناؤ۔ یعنے سب دل خدا کے ہیں اور سب جگہہ اُسکی ہے جو ہر یعنے خدا کا نام جپے یا لیوے جیتا رہیگا۔ پھر سکھمنی میں لکھا ہے کہ جاپ تپ گیان سب دھیان۔ کھٹ شاستر سمرت وکھیانا۔ یوگ ابھیاس کرم دھرم کریا۔ سگل تیاگ بن مدھے پھریا۔ انک پرکار کی یہہ بھو جتنا۔ پن دان ہومیں بہو رتنا۔ سریر کٹائے ہومیں کر راتی۔ ورت نیم کرے بہو بھاتی۔ نہیں تول رام نام بچار۔ نانک گرمکھ نام جپیئے اک بار۔ یعنے جپ کرنا تپ کرنا اور سب گیان اور دھیان کھٹ شاستروں میں جو بھی ذکر ہو یوگ ابھیاس کرم کرنا اور دھرم کرنا اور کریا کرنا اور سب کچھ چھوڑ کے فقیر ہو کر جنگلوں میں پھرنا۔ اور اسطرح کی یہہ ساری تدبیریں۔ اور پن کرنا یعنے خیرات کرنا۔ اور اپنے بدن کو تکلیف دینا۔ اور ورت یعنے روزہ رکھنا اور نیم یعنے کسی کے نام کچھ ٹھیکہ پہلے ٹھہرا لینا اور ایسے بہت کام خدا کے نام جپنے کے برابر نہیں ہیں ÷

اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ جب تک پرمیشور کا نام جپا نہ جاوے یعنے بار بار لیا نہ جاوے اور تپ یعنے آگ کے سامنے بیٹھکے اپنے بدنکو سینک دینا جیسا کہ نانک کے فقیر چاروں آگ کی ڈھیریاں لگا کے تاپتے ہیں۔ اور ایک ٹانگ کے بچار کھڑا رہنا یہہ بھی تپ ہے۔ اپنے ہاتھ کو اوپر کرکے کھڑا رکھنا یہاں تک کہ ہاتھ سوکھ جاوے اور ناخون بڑے بڑے ہو جاویں۔ یہہ بھی تپ ہے جب تک یہہ نہ کیا جاوے اور سنجم یعنے اپنی اندریوں کو بس میں کرنا مطلب ہے کہ اُن اعضاؤں کو جنسے بُرے کام ہوتے ہیں اور پاپ کے سبب بے اختیار ہو گئے ہیں اور ریاضت کرکے پھر اپنے اختیار میں لے آنا تاکہ اُنسے بُرے کام نہوں۔ جب تک یہہ نہ ہوں تب تک نجات نہیں ہو سکتی بلکہ انسان کا دنیا میں آنا ہی بے فائدہ ہے ÷

جپ کی بابت پہلے ذکر ہو چکا ہے اور کچھ ضرور نہیں کہ دوبارہ اُسکا پھر ذکر کروں پر صرف اتنا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اس جپ نے میں یہہ بھی ہے کہ مالا لیکر پرمیشور کا نام اُس مالا کے منکوں کے شمار سے گن گن کے لینا جیسا کہ اکثر فقیر کرتے ہیں یہہ کام نجات کے لئے درست نہیں۔ اول تو دل میں گناہ کی جڑ ہے اور دل بڑا اسلیئے اور گناہ آلودہ ہے جب تک دل صاف نہ ہو تب تک ظاہری اور باہری سببت سے دل صفا نہیں ہو سکتا۔ اور لکڑی کی مالا کے منکوں کو گن کے دل کا صفا ہونا ناممکن ہے جیسا کسی نے کہا ہے۔ مالا مو شو لڑ پڑی تو کا ہے پھیرت موہ۔ من کی مالا پھیرے کرتار ملا وے توہ۔ یعنے مالا مجھ سے لڑ پڑی کہ تو مجھ کو کیوں پھیرتا ہے۔ دل کی مالا پھیر لے جو تجھ کو خدا سے ملا وے۔ مالا جپنے سے ہمارا دھیان بھی خدا کی طرف نہیں لگتا کیونکہ دل صرف اُسکے منکوں کے گننے میں تو ضرور لگیگا پر خدا کی طرف کسطرح لگ سکتا ہے۔ اس لئے جپ کرنے سے آدمی کو مکت نہیں مل سکتی ÷

پھر تپ کرنا دھرم گنا گیا ہے۔ تپ کئی قسم کا تپ کیا جاتا ہے۔ چاروں طرف آگ جلا کے بیچ میں بیٹھ جاتے ہیں اور گرمی سردی میں برابر ایسا کرتے رہتے ہیں۔ بدن پر خاک مل لیتے ہیں اور خاک ہی میں لوٹتے ہیں۔ اور آگ کے سامنے ہر وقت اپنے بدن کو رکھتے ہیں اور بڑے بڑے شہتیر آگ میں ڈالکر دن رات اُسے بجھنے نہیں دیتے اور اسطرح پر اپنے بدن کو بڑی تکلیف دیتے ہیں اس خیال سے کہ انکو نجات ملیگی۔ مگر اگر ہم اس بات کو دریافت کریں کہ گناہ کا سبب ہمارا خاکی بدن ہی ہے اور اچھی طرح ہمکو اسبات کا یقین ہو جاوے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسکو سادھنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ پر سب اسبات پر متفق ہیں کہ دل میں گناہ کی جگہہ ہے اور گنہگار کا دل بگڑا ہوا ہے اور دل ہی سب بُرائیوں کی بیخ و بنیاد ہے۔ دل ہی سے سب بُرائیاں نکلتی ہیں جسم تو ایک خاکی مکان ہے جسمیں اس مکان کا مالک رہتا ہے وہ بگڑا ہے جب تک کہ وہ درست نہو جسم کے دُکھ دینے سے کیا ہوتا ہے جیسا کسی نے کہا ہے نگر چھوڑ جنگل بسے چھوٹت نہیں جنجال۔ نگر چھوڑ کیا ہو جو من ہی ہے جنجال یعنے شہر کو چھوڑ کے جنگل میں جا کے رہنے لگے مگر برائی نہیں چھوٹتی۔ شہر چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے دل بڑا فریبی ہے۔ پولس رسول خط رومیوں باب ۸ آیت ۱۳ میں کہتا ہے۔ اگر تم جسم کے طور پر زندگی کرو تو مروگے پر اگر تم روح سے بدن کی بُری عادتوں کو مارو تو جیوگے۔ جسم کے جلانے سے دل کی بُری خواہشیں نہیں مرتیں۔ اور جب تک گنہگار کے گناہ نہ دور کئے جاویں یہہ بدن کو کتنا ہی دُکھ پہنچاوے کچھ فائدہ نہ ہوگا مثلاً ایک آدمی کا پیٹ درد کرتا ہے حکیم صاحب پیٹ کے درد کیواسطے دوائی نہیں پلاتے مگر اُسکے پیٹ کے چمڑے کو آگ سے جلاتے اور کہتے ہیں کہ تمہارا پیٹ کا درد دور ہو جاویگا تو کیا اُسکے پیٹ کا درد چمڑے کے جلانے سے اچھا ہو جاویگا۔ ہرگز نہیں اسیطرح بدن کو جلانے یا دُکھ دینے سے دلکی بیماری نہیں جاویگی ÷

پھر بعضے مدتوں ایک ہی ٹانگ سے کھڑے رہتے ہیں۔ اُنکے پانو سوج جاتے ہیں اور بدن کا خون نیچے اُترآتا ہے اور اُن کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں کہ بارہ برس کا اسیطرح تپ کرتے ہیں۔ ایسے بھی سمجھتے ہیں کہ انکو نجات حاصل ہوگی۔ پر نجات کے واسطے یہہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ جیسا میں نے اوپر کہا کہ بدن کے دُکھ دینے سے ہمارا آتما نہیں درست ہوتا اور گناہ نہیں گھٹتا۔ بلکہ ایسے سمجھنے میں ہماری سراسر بھول ہے یہہ ایک ایسی بات ہے کہ بیماری تپ کی اور علاج پھوڑے کا یعنے گناہ تو دل سے اور روح سے علاقہ رکھتا ہے نہ ٹانگ سے بعضے اپنے ہاتھ کو اوپر اُٹھا رکھتے ہیں یہاں تک کہ خون ہاتھ کا نیچے اُتر آتا ہے اور ہاتھ بالکل سوکھ جاتا ہے اور بے حس ہو جاتا ہے اور ناخون بڑھکر بڑے لمبے ہو جاتے ہیں بعضے اُلٹے ہو کر لٹکتے رہتے ہیں غرض اپنے بدن کو طرح طرح کی تکلیفیں اس غرض سے دیتے ہیں کہ نجات حاصل ہو مگر یہہ نہیں سوچتے کہ گناہ کی اصل کہاں ہے اور جب تک اُسکا علاج نہ ہو تب تک گناہ مٹ نہیں سکتا۔ فرض کرو کہ ایک چشمہ ہے جسمیں زہریلا پانی بھری ہوئی ہے اور اُس چشمہ سے ایک نالی نکل جاتی ہے۔ اُس نالی کو تو اُس پانی زہریلے سے صاف کر لیا پر چشمے میں ویسا ہی زہر بھرا رہا اور اُس ہی سے پانی پھر اُس نالی میں آتا رہا۔ تو کیا

فٹ نوٹ۔ یوگ ابھیاس ایک علم ہے جو ہندو لوگ کہتے ہیں ملتا ہے جسکے کرتے میں کہ آدمی اپنی عمر کو بہت بڑھا لیتا ہے یعنے اپنے سانسوں کو روک کر پڑا رہتا ہے اور اسطرح زندگی دراز کر سکتا ہے اور سانس کو گنتے ہیں بڑھتے نہیں ہیں روک کر گھٹنے تک جیتا رہتا ہے ÷ جہاں کہتے ہیں کہ آدمی میں دس اندریاں ہیں پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں کرم اندریوں سے کام ہوتا ہے۔ اور گیان اندریوں سے گیان ہوتا ہے ÷



وہی زہر دریائی اوس نالی میں نہ بھر جاویگا۔ ضرور ہی کہ چشمہ صاف کیا جاوے کہ نالی جسمیں وہیں سے زہر آتی ہی۔ اسی طرح گناہ کی زہر طبل تو دل میں جو مثل چشمے کے ہی بھری ہوئی ہی کہ بدن میں اور جب تک کہ چشمہ گناہ سے پاک صاف نہ کیا جاوے تب تک اس بدن سے ضرور گناہ ہی ہونگے چاہے بدن کو کتنا ہی ریاضتوں اور تکلیفوں سے سدھار دو پر کچھ بن نہ پڑیگا جسطرح کہ کہا ہی تن سادھے من سدھ رکیسے۔ یعنے بدن کو سدھارنے سے من کسطرح درست ہو سکتا ہو گناہ کی جڑ تو دل میں موجود ہی اگر دل سے گناہ نکالا جاوے تو بدن سے بھی اچھے کام صادر ہو سکتے ہیں اور جب تک دل میں گناہ ہی بدن سے بھی برے کام ضرور ہونگے۔ تپ کرنا بدن سے علاقہ رکھتا ہی کہ دل سے اسلئے تپ کرنے سے دل کا گناہ نہیں دور ہو سکتا۔ اور گنہگار کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اور بھی زیادہ گناہ لازم آتا ہی کہ اپنے بدن کے عضووں کو جو خدا نے کام کے لئے بنائے بیکار رہنے کے لئے کر ڈالتے ہیں ❊

پھر سنجم کرنے سے بھی مکت سمجھی جاتی ہی۔ فقیر لوگ جو سنجم کرتے ہیں ظاہرا بدن کے عضووں کا کرتے ہیں۔ یعنے آنکھیں بند کرکے اپنے بدن کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور نہ بولتے ہیں اور نہ چلتے پھرتے ہر ایک ہی جگہ میں خاموش ہوکے پڑے رہتے ہیں۔ نجات کے لئے یہہ بات بھی کافی نہیں۔ اور اگر یہہ بھی مانا جاوے کہ اس سے نہ صرف کرم اندریں سمجھی جاتی ہیں بلکہ گیان اندریں بھی درست گیان پراپت کرکے سدھ کی جاتی ہیں۔ پر آجتک دنیا میں کسی سے یہہ بات نہیں ہوئی کہ کسی نے بالکل اپنے آپ کو پاک صاف بنالیا ہو اور ایسا دعوی کیا ہو کہ سنجم کرانے سے میں پاک ہو گیا اور پھر کوئی گناہ اس سے نہ ہوا۔ نسلی ہی ہی گناہ ہی جسطرح جب کوڑھ نسلی بیماری ہو جاتی ہی تو ضرور پھوٹتی ہی ہی۔ اسیطرح گناہ ہر ایک کی سرشت ہی میں ہی ضرور ہر ایک آدمی میں پھوٹتا ہی۔ سو سنجم سے یہہ دور نہیں ہو سکتا ❊

اور خیال کرنا چاہئے کہ سب نجات کے خواہان ہیں پر جپ تپ سنجم سب نہیں کر سکتے پر نجات سب چاہتے ہیں پھر کسطرح سب نجات پاوینگے۔ ❊

اس سے ثابت ہوا کہ جپ۔ تپ۔ سنجم کا نجات کا سچا اصول کسیطرح نہیں ہو سکتا (باقی آئندہ)

سری گرو سنگھ سبھا کھڑر وغیرہ

(اور بابو چمن سنگھ صاحب واعظ انجیل کی خط و کتابت)

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت۔ جو کہ کمترین نے سکھ مذہب کی تحقیقات میں سعی کرکے آپکے اخبار نور افشاں میں برائے انکشاف حق اور بہبودی ہموطنوں بھائی سکھوں کے پرچہ مورخہ ۲۴ جون سے ایک سلسلہ جاری کیا ہی اسپر سنگھ سبھا کھڑر ضلع انبالہ و شاخ سبھا گھڑوان ضلع پٹیالہ ہر دو سبھا کے صاحبوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور جوش و خروش میں آکر کمترین کے پاس ایک خط مضمون ذیل کا لکھ بھیجا جسمیں کمترین کو انکی طرف سے بڑی دھمکی دی گئی ہی کہ میں انکے احکام سے باز آؤں۔ میں اس خط کو بدیہ ناظرین کرکے امیدوار ہوں کہ اسکو غور سے پڑھکے ذرہ انصاف کریں کہ یہہ حق کا گلا گھونٹنا ہی کہ نہیں ❊

خط

از جانب سری گرو سنگھ سبھا کھڑر ضلع انبالہ و شاخ سبھا گھڑوان ضلع پٹیالہ ۔ جولائی ۱۸۸۵ء عیسوی

جناب بہت افسوس کہ آپنے ایک بیجا طوفان برپا کیا۔ سکھ مذہب کی توہین ۲۴ جون کے پرچہ نور افشاں میں لکھی ہوئی ہی آپ ذرہ غور فرماویں کہ اس مذہب کے پیرو راجہ پٹیالہ و امرا و ہزاران افسران جنگی رسول در رعایا معزز ہیں انکو مشتعل کرنا آپکے باعث بیج نقصان کا ہوگا۔ اور خاص کر نہنگ سکھ لوگ سرباز عاشق صادق ہیں۔ ذرہ خیال کرو ۱۵ سال انگریزی راج کو ہو گئے۔ اس مذہب کے اصول سے کون ناواقف ہی جو آپ واقف کرنے لگے ہیں۔ الغرض نقد الاشارت ورنہ بہت ذوق اٹھاؤگے۔ ہم دست بستہ بحضور ذی عزت طور سے مطلع کرتے ہیں کہ آپ آئندہ ہرگز اس سلسلہ کو نہ بڑھاویں قانون بھی موجود ہی اور اس قوم میں [illegible] اکالی لوگ موجود ہیں۔ باز آجاؤ باز آجاؤ۔ ❊ مہر ہر دو سبھا

جواب خط ہذا

از جانب کمترین چمن سنگھ واعظ انجیل انبالہ ضلع انبالہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۵ء

بخدمت شریف جناب صاحبان ممبران سنگھ سبھا کھڑر و گھڑوان۔

بعد تسلیم عرض یہ کہ خط آپکا مورخہ ۹ جولائی کمترین کو ملا۔ احوال معلوم ہوا۔ بڑے حیف کی بات ہی کہ آپ جیسے دانا و عقلمند صاحبوں نے ایسے مضمون کا خط کمترین کے پاس بھیجا جسکی بندہ کو ایسی سبھا سے امید نہ تھی۔ آپ صاحبوں نے جو خط میں لکھا ہی کہ آپ نے ایک طوفان برپا کیا ہی۔ عرض کمترین کی اس میں یہہ ہی کہ بندہ کی اس میں غرض اصلی یہہ ہی کہ وضح طور پر ثابت کیا جاوے کہ طوفان کیا ہی اور سچ کیا ہی تاکہ سمجھ میں معلوم ہو جاوے۔ کمترین نے تو اپنے دل سے کچھ نہیں کہا بلکہ گرنتھ جی سے حوالے دیکر دکھلایا ہی کہ اسمیں ایسی تعلیم ہی کیا یہہ ایسی کو طوفان کہا ہی ❊

پھر جو لکھا ہی کہ سکھ مذہب کی توہین نور افشاں میں لکھی ہی۔ جناب آپ صاحبان نے اسکو توہین سمجھا جو بات جیسی کہ ہی اسکو ویسا دکھلانا تو توہین نہیں ہی بلکہ کمترین نے تو کوئی ایسا کلمہ ہی نہیں لکھا جس سے آپکے مذہب کی توہین پائی جاوے میری یہہ غرض نہیں

پھر اس میں یہہ لکھا ہوا ہی آپ ذرہ غور کرو کہ اس مذہب کے پیرو راجہ پٹیالہ و امرا و ہزاران افسران جنگی و رسول در رعایا معزز ہیں انکو مشتعل کرنا آپکا باعث بیج نقصان ہوگا۔ جناب عالی کمترین کا مقصد یہہ نہیں کہ ناحق کسیکو مشتعل الطبع کر دکھاؤں بلکہ میں حق کو ضرور ظاہر کرونگا چاہے کسی کو برا معلوم ہو یہہ جانکر کہ سچ کو آنچ ہی نہیں۔ اگر اسمیں آپ صاحبان خفا ہوگے تو خیر میں اسمیں بے قصور ہوں۔ سانچ کو کوئی نہ مانے جھوٹھ جگ پتیائے۔ گلی گلی گورس پھرے مدرہ بیٹھ بکائے سچ بات سکو بری معلوم ہوتی ہی مگر عقلمندوں نے کہا ہی حق گفتہ بہ حق نشناید مفت مجھے خداوند یسوع مسیح کی بات سب سے پہلے ماننی ضرور ہی جو انہنے کہی کہ تم جاکر سب کو سناؤ اور سکھلاؤ کہ یہہ باتیں ہیں جو مجھپر ایمان لاتا ہی پاک ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ بس تو اپنا فرض ادا کرتا ہوں مجھے ضرورت پڑی ہی کہ اس حرزہ کو داناؤں اور ناداناؤں راجاؤں اور فقیروں کو سناؤں اور اگر اس میں میرا کوئی ذاتی نقصان ہو تو ہو سکتا میں ایسے نقصان کو مسیح کی خاطر نفع گنتا ہوں یہاں تک کہ اسکی راہ میں موت کو بھی نفع گنتا ہوں۔ اگر آپ بلکہ کمترین کو بیجا حاکم دکھ دو تو دو اگر کوئی حاکم دنیاوی مسیح کے نام کی سنانے کی

...کرے تو کرے مجھ کو کچھ اندیشہ نہیں آپ میری طرف سے ہمدردی ظاہر نہ کیجئے۔ یہہ آپکے سامنے کوئی نئی بات نہ ہو... واضح ہو کہ مسیحی مذہب کے گذشتہ زمانے کے پیرووں ...میں برداشت کیں کہ جنکے سننے سے آپ صاحبوں کے بدن ...کے کھڑے ہو جاوینگے۔ اُن بیچاروں میں سے بعض آرے ...کی طرح چیرے گئے گڑاہوں میں بکوڑوں کیطرح تلے گئے ...کیطرح کھینچے گئے چاندماری کے نشانے کی طرح ...کی بوچھار پڑی۔ زندہ جلائے گئے پتھروں سے مارے ...ہر طرح کی عقوبتیں برداشت کرکے اپنی عزیز جانوں کو نثار ...اور شہادت کا درجہ پا گئے تو کتنا زیادہ اس خاکسار کو شرف ...ہوگا اگر اُسکی زندگی اُنکے نقش قدم پر اُس شمع کی راہ میں ...جسنے اپنی جان گنہگاروں کے بدلے میں دے ڈالی +

...لکھا ہے کہ ذرہ خیال کرو کہ ۵۰ سال انگریزی راج کو ہو گئے

...مذہب کے اصول سے کون ناواقف ہے جو آپ دریافت کرنے لگے ...صاحبو کمترین نے نہیں کہا کہ آپ صاحبان اِن اصولوں ...سے واقف نہیں مگر میں نے کہا ہے کہ آپ اُنکو نجات کے بارہ میں ...ہونے یا نہ ہونے کو ثابت نہیں کرتے اور تحقیق نہیں کرتے۔ ...مجھے اُنکے نجات کے لئے کافی ہونے میں بڑا شک ہے اس لئے ...صاحبان کے روبرو اُسکو دکھلانا چاہتا ہوں تاکہ آپ اُسکو ...اور اُسکی صداقت ظاہر کریں۔ کمترین کے آبا و اجداد اِس ...میں گذر گئے مگر شکر ہے خدا پاک کا جسنے کمترین کو اس گرداب ...نکالکر راہ حق پر کھڑا کیا اب اِس بات کا خواہاں ہوں کہ اَور ...اِس گرداب سے نکلکر راہ حق کو اختیار کریں۔ آپ صاحبوں کی ...اِس میں بھی اور آپ کی سبھا کی نیکنامی اس میں بھی کہ ...دلیل اور کامل ثبوت سے سکھ مذہب کو سچا یعنی قایم ...دکھلاتے نہ کہ اِس بات میں ہے کہ آپ اِس کمترین کو دھمکیوں سے ...خاموش کروانا چاہتے ہو عقلمند قیاس کرینگے کہ حق کیا ہے +

...اور آخر کو جو خط میں لکھی ہے کہ فرقہ نہنگ و اکالی بھی موجود ...ہیں اور آپ اُنکا خوف بندہ کو دکھلاکے ڈراتے ہیں کہ باز آجاؤ ...باز آجاؤ آیندہ کو اِس سلسلہ کو ہرگز نہ ہلاؤ۔ اِس میں بندہ کی

یہہ غرض ہے کہ ہم مسیحی مسیح کے نام کی خاطر دکھ اُٹھانے کو تیار ہیں اور اِس کار عظیم میں اپنے نقصان کو نفع گنتے ہیں اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کے اُس قول کو یاد کرکے کہ اُنسے جو بدن کو ہلاک کر سکتے ہیں مت ڈرو پر اُس سے ڈرو جو بدن اور روح دونوں کو دوزخ میں ڈال سکتا ہے آپ کے فرمانے سے کمترین نہنگوں اور اکالیوں سے نہیں ڈرتا پر خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اُسی کا حکم آپ صاحبوں کو بے دھڑک سناتا ہوں چاہے مانو چاہے نہ مانو +

اور جو خط میں مرقوم ہے کہ قانون بھی موجود ہے اُسکی بابت میں صرف اِتنا کہنا چاہتا ہوں کہ شکر ہے خدا پاک پروردگار کا کہ جسنے ایسے نیک انتظام اور بے تعصب شاہنشاہ کو ملک پنجاب کا فرمانروا بنایا ہے کہ جسکے زیر سایہ یہہ کچھ پورا اختیار حاصل ہے اور مذہب کے باب میں عمدہ آزادگی ملی ہوئی ہے۔ اگر میں نے ایک مذہب کو تحقیق کیا مجھ کو اختیار کُلی ہے کہ اُسکو باطل قرار دیکر کسی دوسرے کو اختیار کرلوں۔ اور یہہ بھی مجاز ہے کہ جو چاہے برملا اپنے مذہب کو ثابت کرے اور دوسروں کو رد کرے۔ سرکار دولتمدار اِس میں کچھ دست اندازی نہیں فرماتی۔ بلکہ ایسے خط حملہ آمیز کے لکھنے میں امر بیجا پایا جاتا ہے +

القصہ کمترین اِس مندرجہ بالا جواب سے آپ صاحبوں کی خدمت شریف میں یہہ عرض و التماس کرتا ہے کہ اِس معاملہ کی بابت آپ کی جھگڑا کارروائی سودمند نہ ہوگی مگر آپ صاحبونکے لئے بہتر بات یہہ ہے کہ آپ کامل طور پر گرنتھ صاحب ہی سے کافی و شافی دلیلوں سے ثابت کر دکھلاویں کہ سکھ مذہب پرمیشور کی طرف سے ہے اور گرنتھ کی تعلیم انسان کی مکتی کے لئے کافی ہے تو اُمید ہے کہ ایسے کرنے سے بڑا فائدہ ہو جو نہ صرف اِس زمانے کے واسطے کار آمد ہوگا بلکہ آیندہ کو بھی اُس جہلیت کے زمانے میں جو پنجاب میں آتا جاتا ہے آپ صاحبونکی سبھا کی یادگاری تا قیامت رہیگی۔ اور اُس سے سکھ مذہب کی اُستواری بھی ہوگی۔ مگر ایسی سینہ زوری سے کیا حاصل ہے۔ فقط زیادہ آداب +

راقم

کمترین جیون سنگھ واعظ انجیل ازروپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۹ر جولائی [illegible]

نور افشاں۔ ہمارے پاس بھی ایک خط سبھا مذکورہ بالا کی طرف سے ایسے ہی مضمون کا پہنچا ہے جو بباعث عدم گنجایش درج اخبار نہیں ہو سکا ہے۔ ہفتہ آیندہ میں خط معہ جواب کے درج اخبار کیا جاویگا۔ ایڈیٹر

سرکاری خبر

حصار۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس ارزاں ہوتا جاتا ہے +

دہلی۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت اچھی ہے۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہے +

انبالہ۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

جالندھر۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ کاشت فصل خریف شروع ہو گئی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

فیروزپور۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت عمدہ ہے قلبہ رانی اور کاشت فصل خریف ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

امرتسر۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت اور فصل عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

سیالکوٹ۔ بارش [illegible] انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

لاہور۔ بارش [illegible] انچ ہوئی۔ زیادہ بارش کی ضرورت ہے صحت عمدہ ہے کاشت فصل خریف جاری ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

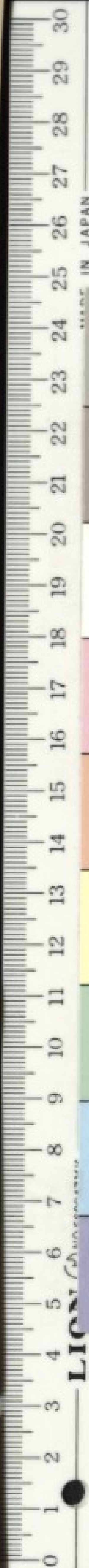
ملتان۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف ترقی پر ہے۔ نرخ اجناس قدرے گراں ہو گیا ہے +

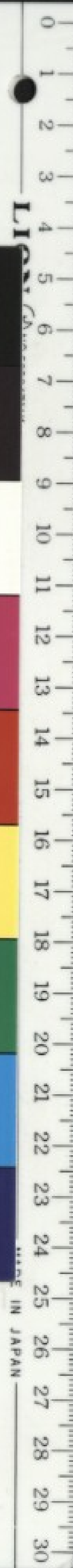
راولپنڈی۔ بارش کی ضرورت ہے۔ صحت عمدہ ہے۔ لیکن مرض ہیضہ کی چند واردات شہر و چھاونی راولپنڈی میں وقوع میں آئی ہیں۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

شاہپور۔ ضلع میں سب جگہ خفیف سی بارش ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت اچھی ہے۔ نرخ اجناس ارزاں ہوتا جاتا ہے۔

پشاور۔ بارش [illegible] انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +





کیفیت عام

بہت سے اضلاع میں اوسط درجہ کی بارش ہوئی۔ سوائے چند واردات مرض ہیضہ کے جو شہر اور چھاونی راولپنڈی میں وقوع میں آئی ہیں اور سب جگہ عموماً صحت عمدہ ہے۔ غلہ برانی اور کاشت فصل خریف جاری ہے فصل کی امید عمدہ ہے۔ نرخ اجناس عموماً بدستور ہے +

سرجن میجر جے بینٹ صاحب بہادر سول سرجن راولپنڈی ریاست پٹیالہ کے میڈیکل افسر مقرر ہوئے ہیں۔ جے ای بروڈنس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کو ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء سے ۱۴ روز کی رخصت عطا ہوئی +

ہرات اور روس

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار طہران کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ ایوبخان جنکو شاہ ایران نے پچھلے دنوں زیر حراست کر لیا تھا اُنکی رہائی کی بابت روسی سفیر دربار ایران پر زور ڈال رہا ہے شاہ نے ایوبخان کو ابھی رہا نہیں کیا مگر اخبارات انگریزی کو کچھ کھٹکا سا ہے کہ مبادا روسی سفیر کامیاب ہو جائے۔ پائونیر رائے دیتا ہے کہ شاہ سے ایوبخان مانگ لئے جائیں اور ہندوستان میں اُنکو زیر حراست رکھا جائے خیر اس بحث کے بعد لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار روسی منصوبہ ہرات کا ذکر کرتا ہے کہ روس اب ہرات کے اسطرف قدم نہ رکھیگا وہ کہتا ہے کہ اس خیال کی تائید مختلف وجوہ سے ہوتی ہے منجملہ اُسکے تین وجہیں یہہ ہیں اول روس یقین نہیں کرتا کہ انگلستان ملکیت ہرات کے لئے ایسی جنگ کریگا۔ دوم روس یقین کرتا ہے اور وجہ اُسکے یقین کی درست ہے کہ لنڈن کی کانفرنس محض ایک خیال جلوس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ سوم چند روز میں عمدہ اور تجربہ کار بہت سی فوج روسی فرانس کی نہر سویز میں آجائیگی اور وہ قدیم زمانہ کا عوض لینا چاہیگی

کابل کی خبریں

پشاور سے ایک نامہ نگار نے مندرجہ ذیل خبریں بھیجی ہیں خبر ہے کہ ہزہائنس امیر عبدالرحمن خان شہر کابل کو چھوڑ کر باہر ہیں جا رہے ہیں۔ وہیں معمولی دربار منعقد ہوا ہے وہیں جملہ مہمات ملکی سرانجام پاتے ہیں۔ شہر کابل کا انتظام پروانہ خان - جان محمد خان اور احمد علی کو سپرد کیا گیا ہے۔ ملا خلیل جو مہمند میں ایک بڑا معزز شخص ہے کابل گیا ہے کہ باشندگان کافرستان کے خلاف لڑنے کے لئے امیر سے امداد کی درخواست کرے خبر ہے کہ غلام حیدر خان نے یہہ خبر پاکر کہ درہ نور - نیلم اور کنار کے دس ہزار آدمی جنرل عبدالکریم خان و گل درنجل خان کے ماتحت جمع ہوئے ہیں۔ اور ضلع جلال آباد پر دھاوا کرنے پر تیار ہیں اپنی روانگی کابل کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ امیر صاحب کے حکم سے سوار داد محمد خان نے دیوان بساکھی - دیوان نہیا اور لالہ دوست محمد باشندگان جلال آباد کو ۱۳ و ۱۵ اشتہار میں گرفتار کیا ہے کہ محمد خان سابق میرخور کی جائداد اُنہوں نے سنبھالی ہے اور اُنسے ایک روپیہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ سید کا بیٹا عبدالرحیم اور اُسکا بھتیجا منصوبہ سے پشاور میں کچھ اسباب خریدنے آئے ہیں جو ازبک حالیں پشاور میں آئے ہیں اور اُنہیں سے ایک کا بیان ہے کہ وہ باغ سے روانہ ہونے والے تھے اسیوقت تین رجمنٹ انفنٹری اور دو رجمنٹ کیولری کو میمنہ سردار محمد اسحاق خان کیطرف روانہ ہو جانیکا حکم پہنچا ہے چونکہ فصل کو بارش سے نقصان پہنچا ہے اور گیہوں کھانے کے قابل نہیں۔ لہذا نرخ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے

معاملات وسط ایشیا

سول و ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ بلوبک وسط ایشیا جو شائع ہوئے ہماری جو رائے تھی وہی تجاویز اس میں دیکھیں مشرقی اور مغربی حصہ افغانستان کا فیصلہ لازم پایا گیا۔ ہوم نیوز مخبر ہے کہ سر اے تھارنٹن نے روسی جلسہ وزرا کی یادداشت اول چٹھی میں ملفوف کی جسکا منشا یہہ ہے کہ اوشن اور شغنان پر افغانوں نے زبردستی چڑھائی کی اور یہہ بیان کیا کہ جنرل جرنائیف اُسپر زور دیتے ہیں کہ خان بدخشاں سے کہیں کہ شغنان سے اپنی فوج اٹھا لیں اور ریاست بخارا سے مخالفت موقوف کریں۔ اس آخری تجویز پر سر اے تھارنٹن رائے دیتے ہیں کہ گو بدخشاں کو ماتحت امیر کابل کا روسی تصور نہیں کرتے وہ تجویز کرتے ہیں کہ جواب میں بدخشاں کی مفصل حقیقت ظاہر کیجائے بیشک روسی کوئی شرط ضرور چاہتے ہیں۔ میر علی بیگ کے بدخشاں میں طرفدار بہت ہیں اگر افغانی فوج واپس لیجائے تو وہ پھر حکومت کی کوشش کرینگے اگر اُنہوں نے کابل سے انحراف کیا تو اس گروہ کا سرغنہ روسیوں سے خواستگار اعانت کا ہوگا تاشقند کا حاکم بھی چاہتا ہے اور کیفقدر منشا بہت اسمیں کلدر جانے کے ارادوں حاصل شدہ سے ہو یہہ مشکل کسی عہد نامہ انگلستان اور روس سے آسان نہیں ہو سکتی گو ہم اسقدر رضامندی ظاہر کریں کہ اکسس سے سرحد افغانستان کسی مقام پر لوگ اپنی آزادی چاہے تو اُسکو آزاد ہونے دیں اور اگر اُس نے آزادی حاصل کر لی تو وہ بغیر اطاعت روس کے کب اُسپر قائم رہ سکتا ہے۔ پس اگر امیر نے کسیوقت کے سبب سے روسی صیغوں سے فوج واپس کی تو بدخشاں میں ضرور کوئی ترمیم ہوگی۔ انجام کار یہہ ہے کہ جلدی اکسس کے تمام صوبوں پر روس کا اثر کامل ہوگا +

اسکے سوا روس یہہ دلیل کریگا کہ میری رعایا قوم کے لوگ وہاں پڑھتے ہیں یہہ فشت حصہ بدخشاں میں رہتے ہیں اور بلند مقامات اکسس میں غلچہ باشندے ہیں اور یہہ پہاڑی قومیں کچھ حصہ زرافشاں میں اور کچھ سیر دریا روسی عملداری میں آباد ہیں اور اوشن شغنان بخارا کی ریاستوں میں بھی آباد ہیں واخان اور کافرستان جو عملداری کابل میں ہیں۔ اور عملداری جہانگیر کشمیر میں رہتے ہیں آباد ہیں اسکو ایک دل اور متفق نہیں کہہ سکتے۔ یہہ آپس میں اکثر لڑتے ہیں لیکن یہی کیفیت ترکمانوں کی تھی کہ جہانتک ترکمان ہیں وہ ملک ہمارا ہے لہذا مناسب ہے کہ ان اضلاع

اور بلندی اکسس اور وادی ہندوکش کی آبادیوں کی پولیٹکل ایجنٹ خوب نگرانی کریں اور اسکی تشریح ضرور ہو کر کس شاخ اکسس پر حد افغانستان کی ہو۔ بموجب تحریر سر ہنری رالنسن کے اب کوئی شبہہ نہیں رہا کہ دریاے روشن صحیح سرحد پر مقرر ہو ایسے معاہدے سے تو بہتر یہہ ہوگا کہ برٹش ایجنٹوں کی موجودگی سے برٹش کا اثر وہاں خوب پہنچے وہ برٹش کی قوت سے باہر ہوں تب ہندوکش کے تمام گروہ حلقہ بگوش ہو جاینگے +

انجمن پنجاب لاہور

اخبارات و برقی

رخصت کا دوبارہ کھلنا

شملہ ۲-جولائی پنجاب کی سرحدی فوج کے لئے ۹۰-روز کی رخصت پھر کھلگئی +

ڈنگولا کا قبضہ

قاہرہ ۲-جولائی یہاں صاف طور پر بیان کیا گیا ہو کہ یہہ فیصلہ ہوگیا کہ صوبہ ڈنگولا پر اکاشہ تک قبضہ رکھا جائیگا +

ایک مہلک واقعہ

کلکتہ ۴-جولائی مسٹر جے بیرن انگزیکٹو انجنیر ڈھاکہ و میمن سنگھ ریلوے کو بتاریخ ۳۰-جون ان کے مکان واقع ڈھاکہ میں دیکھا گیا کہ سر میں گولی کھائے ہوئے پڑے ہیں +

سر ریورس طامسن

سر ریورس طامسن صاحب آیندہ اتوار کو دارجیلنگ سے کلکتہ واپس تشریف لانے والے ہیں +

بنک آف مدراس

مدراس ۴-جولائی بنک آف مدراس گزشتہ ششماہی کے لئے نو فیصدی سالانہ سود ادا کر رہی ہو +

ایک گنسرویٹو امیدوار کی کامیابی

لنڈن ۲-جولائی مسٹر میکی متوفی ممبر کی بجاے ویکفیلڈ کی طرف سے ایک بڑی مجارٹی نے مسٹر گرین گنسرویٹو امیدوار کو ممبر منتخب کیا +

ڈنگولا کا قبضہ

قاہرہ ۲-جولائی اس بیان کی کہ اسبات کا فیصلہ ہوگیا کہ ڈنگولا پر قبضہ رکھا جاے تصدیق ہوگئی ہو۔ ایک دستہ انگریزی فوج کا مقام کاشہ میں رہیگا لارڈ وسلی اگلے ہفتہ ولایت تشریف لیجاینگے +

اسپین میں ہیضہ

میڈرڈ ۲ جولائی اس شنبہ کے روز ان اضلاع میں جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہو پندرہ سو واردائیں وقوع میں آئیں اور سات سو آدمی مرے +

ودستاک کی طرف سے ممبر

لنڈن ۴-جولائی لارڈ رینڈ لف چرچل ودستاک کی طرف سے دوبارہ ممبر منتخب ہوئے ان کی تائید میں ۵۲۳-اور مسٹر کوری گرانٹ لبرل امیدوار کی تائید میں ۴۰۵-رائیں تھیں +

سر پیٹر لمسڈن

سر پیٹر لمسڈن صاحب کو خطاب گرینڈ کراس آف دی باتھ عطا ہوا ہے +

مصری کنٹنجنٹ

فوج شتر سوار کی گارڈز رجمنٹ لنڈن واپس آ رہی ہو +

ہندوستانی عجائب گاہ میں آتشزدگی

بمبئی ۴-جولائی اخبار بمبئی گزٹ کے نامہ نگار نے لنڈن سے لکھا کہ اگرچہ پرانی عمارتیں جنمیں عجائب خانہ سوتھ کنسنگٹن کا ہندوستانی حصہ تھا برباد ہوگئیں مگر ایک بیش قیمت مجموعہ زیورات اور ریاقتی و دستکاری کا نقصان سے بچ رہا چھت گر پڑی اور آبنوس اور شیشہ کے صندوقچے ٹوٹ گئے۔ مگر ان میں نازک اضلاع ہونیوالی شے نہ تھی جو بیاعث آتشزدگی کی اطلاع ہوئی جو چیز اٹھائی جا سکتی تھی اٹھائی گئی زیادہ تر نمونے اور ڈھلی ہوئی چیزیں جو فرش پر تھیں تلف ہوئیں۔ جناب پرنس آف ویلز بھی موقع پر موجود تھے +

لودیانہ

موسم کی عجیب کیفیت ہو رہی ہو یعنے گاہے خنکی گاہے خشکی۔ موسمی بیماری کا ابھی تک نمود نہیں ہو +

سنیچر کی رات کو خاص عدالت کے ایک کمرہ میں جہاں پر خزانچی صاحب دادوستد کیا کرتے ہیں کوئی بدمعاش قفل توڑکر اندر چلا گیا اور وہاں پر کچھہ دستیاب نہ ہوا۔ اور پھر جدید دفتر کے قفل کو کھولنا چاہا اور چابی لگائی مگر چابی سے وہ قفل نہ کھلا چھوڑ اپنا ڈسوبہ چھوڑکر چلا گیا۔ اب سنا گیا ہو کہ یہہ کام ایک پاگل نے کیا تھا اور وہ پاگل اقراری ہوا اور گرفتار ہو +

پیر کے روز اگرچہ ابر تھا مگر رات کے ۹-بجے دو چار مسلمان نے حلف اٹھایا کہ چاند ہم نے دیکھہ لیا ہو اسلئے عید منگل کی ہوگئی مگر اہل شیعہ نے بدھہ کے روز عید کی +

نرخ غلہ گراں ہوتا جاتا ہو اور فصل کی حالت قابل تسکین ہے۔ بارش ضلع میں عموماً عام ہوگئی ہو +

ضرورت

ہندو سکول میں دو ایسے مدرسوں کی ضرورت ہو کہ جنہوں نے امتحان انٹرنس انگریزی میں پاس کیا ہو۔ اور وہ جملہ مضامین کو جو امتحان مڈل میں شامل ہیں پڑھا سکیں تعلیم و ضبط و انتظام کے ڈھنگ سے واقف ہوں۔ درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر ۲۰-جولائی تک آنی چاہئے۔ ہر دو اسامی یکم اگست کو معمور ہو جاوینگی تنخواہ فی الحال عـ روپیہ ماہوار ملیگی بشرط پسند کارکردگی اضافہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا

